سوال

دعا قنوت کا مقام اور اس میں ہاتھ اٹھانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز وتر میں دعا قنوت کب پڑھنی چاہیے۔ ؟ اور دوسرا یہ کہ کیا دعائے قنوت کیلئے ہاتھ اُٹھانا درست ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مد!

ئے قنوت وتر میں رکوع سے قبل اور رکوع کے بعد دونوں میں سے کسی وقت بھی کی جا سکتی ہے۔

رکوع سے پہلے قنوت وتر کی دلیل یہ ہے :

بنِ كَعبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيہِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ كَانَ يَقرَأُ فِي الأُولَى بِسَبِّحِ اسمَ رَبِّكَ الأَعلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُل يَا أَيُّهَا الكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُل هُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ وَيَقنُتُ قَبلَ الرُّكُوعِ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ عِندَ فَرَاغِهِ سُبحَانَ المَلِكِ القُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيلُ فِي آخِرِهِنَّ »

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے ، پہلی رکعت میں سورۃ الاعلی دوسری میں سورۃ الکافرون اور تیسری میں سورۃ الاخلاص کی تلاوت فرماتے اور رکوع سے قبل قنوت کرتے اور جب فارغ ہوتے تو تین مرتبہ یہ دعاء پڑھتے " سبحان الملک القدوس اور آ

ح ۱۶۹۹

اور رکوع کے بعد قنوت کرنے کی دلیل یہ ہے :

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

رَأْسِي وَلَم يَبقَ إِلَّا السُّجُودُ : " اللَّهُمَّ اهدِنِي فِيمَن هَدَيتَ ، وَعَافِنِي فِيمَن عَافَيتَ ، وَتَوَلَّنِي فِيمَن تَوَلَّيتَ ، وَبَارِك لِي فِيمَا أَعطَيتَ ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيتَ ، إِنَّكَ تَقضِي وَلَا يُقضَى عَلَيكَ ، إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَن وَالَيتَ ، تَبَارَكتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيتَ »

مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ اپنے وتر میں جب میں رکوع سے سر اٹھاؤں اور سجدہ کے سوا اور کچھ باقی نہ بچے تو یہ دعاء پڑھوں اللھم اہدنی فیمن ہدیت۔۔۔۔۔۔ الخ

لد ۳ صفحہ ۱۲۲

ہے!

کچھ لوگ اسے قنوت نازلہ پر قیاس کرتے ہیں لیکن یہ قیاس کرنا درست نہیں کیونکہ یہ قیاس ، قیاس مع الفارق بنتا ہے قیاس صحیح نہیں !!

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی